زیرتبصرہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات ہے، یہ کتاب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی کے چار اہم ادوار کی عکاسی کرتی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولادت سے لے کر ہجرت نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام تک ایک دور ہے۔ ہجرت مدینہ تا رحلت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا دور ہے۔ اس کے بعد خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کا عہد تیسرا دور ہے۔ اور آخر میں خود ان کی خلافت کی ابتداء سے لے کر ان کی شہادت تک، یہ چوتھا اور آخری دور ہے۔

مؤلف موصوف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بیان میں نہ روافض کی طرح افراط کا شکار ہوئے اور نہ نواصب کی طرح تفریط کا، بل کہ انہوں نے جادۂ اعتدال پر رہتے ہوئے ان کے بارے میں صحیح اور مستند مواد پیش کیا ہے، کہیں کہیں بطور تائید والزام شیعہ کی معتبر کتب کے حوالے بھی دیئے ہیں۔ مختلف قسم کے شبہات واشکالات کے تحقیقی اور ٹھوس جوابات بھی دیئے گئے ہیں، اس ضمن میں بہت سے عقائد اور تاریخی نظریات کے مسائل بھی تحقیقی انداز میں زیر بحث لائے گئے ہیں۔

ہماری نظر میں یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے۔ کتاب کی طباعت وسیٹنگ عمدہ اور کاغذ درمیانہ ہے۔

**بنات اربعہ یعنی چار صاحبزادیاں:** تالیف: مولانا محمد نافع صاحب، دامت برکاتہم ناشر: دارالکتاب لاہور، صفحات: ۴۶۴، سائز 23×36/16، قیمت: 250 روپے۔

روافض جن کا مذہب مئتنہ عقائد ونظریات سے اٹا پڑا ہے، کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ وہ ''وحدۃ البنت'' کے قائل ہیں، اور کہتے ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اکلوتی صاحبزادی تھیں، ان کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بیٹی نہیں تھی، باقی تین صاحبزادیوں حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی اولاد کہنے کی بجائے ان کو ربائب اور لے پالک سمجھتے ہیں۔ اور ان نفوس قدسیہ کا ذکر ''روایتی بیٹیوں'' اور ''رواجی بیٹیوں'' جیسے نازیبا عنوانات سے کر کے ان کو بڑی بے باکی سے طعن وتشنیع کا ہدف بناتے اور اس مبارک خاندان کے نسبی تقدس کو پامال اور خاندانی وقار کو مجروح کرتے ہیں۔

زیر نظر کتاب جو دور حاضر کے نابغہ محقق مولانا محمد نافع صاحب کی تالیف ہے، اسی ضرورت کے پیش نظر مرتب کی گئی ہے، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر چہار صاحبزادیوں کے پاکیزہ نسب کو کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ خصوصاً شیعہ شنیعہ کی چودہ ''معتبر'' کتب سے تائید والزام کی غرض سے ہر صاحب زادیؓ کا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا ثبوت اور بقدر ضرورت ان کا تذکرہ نقل کیا گیا ہے۔ ہر صاحب زادیؓ کے تذکرہ کے اخیر میں ''ازالہ شبہات'' کا عنوان قائم کر کے مختلف شبہات واعتراضات کے ٹھوس اور تحقیقی جوابات دیئے گئے

ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے تذکرہ کے اخیر میں چند ضروری مباحث بھی لکھے گئے ہیں، جن میں ان کی سوانح اور فضائل ومناقب سے متعلق اہم گوشوں کی وضاحت پیش کی گئی ہے۔

آخر کتاب میں ''دفع توہمات'' کے عنوان سے مختلف قسم کے دس اوہام کا مستحسن طریقے سے ازالہ کیا گیا ہے۔

مؤلف موصوف کا انداز یہاں بھی محققانہ ہے، مگر مناظرانہ ہرگز نہیں، وہ ناصحانہ انداز اور مدلل طرز تحریر میں دھیرے دھیرے اپنی بات قاری کے دل میں پیوست کرتے جاتے ہیں، بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق عقائد ونظریات کی اصلاح کے لئے یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے، خصوصاً شیعہ حضرات کو اس کتاب، بل کہ مؤلف موصوف کی تمام کتب کا ایک بار غیر جانب دارانہ مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔ باقی کتاب کی طباعت وسیٹنگ مناسب اور کاغذ درمیانہ ہے۔

**معارف ترمذی:** تالیف: مفتی محمد طارق، ناشر: مکتبہ شیخ الہند راولپنڈی، سائز: 20×30/8، صفحات: ۶۲۴، قیمت 400 روپے۔

''جامع الترمذی'' کا شمار حدیث کی ان چھ کتب میں ہوتا ہے، جنہیں ''اصول ستہ'' کہا جاتا ہے اور جنہیں امت مسلمہ کی جانب سے ''تلقی بالقبول'' حاصل ہے۔ مرتبہ میں اگرچہ اس کا نمبر پانچواں ہے، مگر نافعیت واہمیت میں یہ صحیحین سے کسی بھی طرح کم نہیں۔ چنانچہ امام ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد انصاری فرماتے ہیں: ﴿ **وكتابه عندي أنفع كتاب من كتاب البخاري ومسلم؛ لأن كتابي البخاري و مسلم لايقف على الفائدة منها إلا المتبحر العالم، وكتاب أبي عيسى يصل إلى فائدته كل أحدمن الناس** ﴾

''جامع الترمذی'' میں فقہ الحدیث اور متن الحدیث کا حسین امتزاج، فقہاء کی آراء، ان کا عمل اور متداول وغیر متداول مذاہب کا بیان، ہر حدیث پر صحت وضعف کے اعتبار سے کلام، سند میں موجود علل کا ذکر وغیرہ کئی خصوصیات موجود ہیں، فقہ کا بیان کر کے امام ترمذیؒ نے امام بخاریؒ کی غرض اور احادیث باب اور ان کے طرق ایک ہی جگہ جمع کر کے امام مسلمؒ کی غرض کو اپنی کتاب میں جمع کر لیا، ایک اہم خصوصیت جس سے دیگر ''امہات ستہ'' خالی ہیں، یہ ہے کہ ہر باب کے آخر میں متعلقہ موضوع سے متعلق جتنے صحابہ کرامؓ سے احادیث مروی ہیں، ان سب کی طرف اشارہ کرتے ہیں، غرض امام ترمذیؒ کی ''جامع''، مذاہب فقہیہ کا ایک انسائیکلوپیڈیا ہے اور ہر حدیث پر صحۃً وضعفاً کلام اور سند میں مذکور علل کے بیان کی وجہ سے طلبہ علم حدیث کے لئے تمرین کی ایک بہترین ومفید کتاب بھی ہے۔ درس نظامی میں تدریسی حوالے سے صحیح بخاری کے بعد اس کا درس بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ خصوصاً فقہی مذاہب کے تفصیلی مباحث کا خصوصی اہتمام عموماً ''جامع الترمذی'' ہی کے درس میں کیا جاتا ہے۔

''جامع الترمذی'' کی اسی اہمیت کے پیش نظر قدیماً وحدیثاً اس کی مختلف زبانوں میں سینکڑوں کی تعداد میں